

حاصل کرتے، خانقاہ سرجمیہ پر طالبانِ حق کا تانا بندھا رہتا۔ آپ اپنے علاوہ صنّیع میانوالی کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے دور دراز کے علاقوں تک اپنے روحانی کمالات کی وجہ سے مشہور تھے۔

منقول ہے کہ آپ زندگی کے آخری دنوں میں فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کسی مرید کو محروم نہیں رکھا۔ ہر شخص کو اس کی استعداد کے مطابق سلسلہ نقشبندیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور کیا۔ تعلیم و تربیت کا یہ دور مکمل ہو چکا ہے۔ اب آرزو ہے کہ اگر ذاتِ باری تعالیٰ فرصت عطا فرمائے تو ایک نئے دور کا آغاز ہو۔ پہلے کی طرح طالبانِ حق کو داخلِ طریقہ کر دوں اور انہیں وصولِ الی اللہ کی سب منزلیں ملے کر دوں۔

آپ سے پیشتر کراماتِ ظہور پذیر ہوئیں، آپ قیومِ زمان اور حضرت اعلیٰ کے انتاب سے مشہور تھے۔ خانقاہ سرجمیہ کو آپ نے مثالی طریقت گاہ بنایا۔ مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی، ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی۔ کتاب خانہ سعودیہ کی داغ بیل ڈالنے کے بعد اسے پاکستان کا ایک مثالی کتابخانہ بنایا۔ آپ کی ذاتِ عالیہ عرفان و تصوف کا آفتاب تھی۔ آپ ۳۰ سال تک رشد و ہدایت کے نلک پر طلوع ہو کر اپنی ضیاءِ شہین سے طالبانِ حق کے دلوں کو روشنی بخشتے رہے۔

وصال مبارک | ۱۷ صفر ۱۳۹۶ھ کو ۶۳ سال کی عمر پاکر آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا

الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پر نور خانقاہ سرجمیہ کی مسجد کے شمال مغرب میں موجود ہے۔
جانشین اور خلفاء | آپ نے نائبِ قیومِ زمان صدیقِ درواں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب لدھیانوی کو اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ آپ کے خلفاء کی تعداد تیس تھی جو برصغیر پاک و ہند کے مختلف گوشوں میں لوگوں کو عرفان و تصوف سے مالا مال کرتے رہے۔

مولانا محمد عبداللہ کے مختصر احوال

نسب مبارک | آپ کے والد ماجد حضرت میاں نور محمد ولد میاں قطب الدین موضع سلیم پور سدوال تحصیل جگڑاؤں ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ ہنایت ہی دیندار، پاک طینت اور سادہ انسان تھے۔

ولادت باسعادت | حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز، میاں نور محمد صاحب کے گھر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت | جب آپ کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو والد ماجد نے آپ کو قریبی مسجد میں تعلیم قرآن حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ آپ نے جلد ہی قاندہ، پارہ، عسکر کی ناظرہ تعلیم، شش کلمے،

نماز کی ترکیب، نماز میں پڑھی جانے والی سورتیں اور دعائیں حفظ فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی پہلی جماعت میں داخل کر دئے گئے۔

مڈل پاس کرنے کے بعد دھرم کوٹ ضلع فیروزہ پور میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مولانا محمد ابراہیم سلیم پوری کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مدرسہ عزیز بہ لدھیانہ میں زیر تعلیم رہے۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں تشریف لے گئے اور درس نظامی کے متوسطات سے دورہ حدیث تک کے جملہ علوم کی کتابیں وہیں پڑھیں۔

تکمیل سوک { دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اسی دوران آپ کی شادی ہو گئی۔ کسب معاش کے سلسلے میں آپ نے حکمت کو ذریعہ معاش بنانے کا خیال فرمایا اور حکمت سیکھنے کی غرض سے مازم سرگودھا ہوئے اس زمانہ میں حکیم عبدالرسول صاحب سرگودھا میں طب کا درس دیتے تھے آپ ان کے پاس رہ کر فن طب سیکھنے لگے۔

حکیم صاحب حضرت اعلیٰ مولانا ابوالسعد احمد خان بانی خانقاہ سراجیہ کے ارادتمندوں میں سے تھے اور آپ اکثر حکیم صاحب کے ہاں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت کے بارے میں حکیم صاحب سے دریافت فرمایا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ ان کا نام مولوی محمد عبداللہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں اور طب سیکھنے کیلئے یہاں آئے ہیں۔ اس پر حضرت نے فرمایا: یہ طیب سبب توفیق نہیں آتے۔ البتہ آپ انہیں پڑھاتے رہیں تاکہ ان کا شوق پورا ہو جائے۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ حکیم صاحب کے ہمراہ خانقاہ سراجیہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے حکیم صاحب سے فرمایا: ”آپ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اپنی حکمت بلد پڑھا دیں۔ کیونکہ اس کے بعد مجھے ان کو اپنی حکمت بھی پڑھانی ہے۔“ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

چند خوانی حکمت یونانیاں

حکمت ایمانیاں را ہم بخوان

حضرت مولانا محمد عبداللہ نے جب آپ کی زبان مبارک سے یہ شعر سنا تو ذوق طب سرور پڑا واپس سرگودھا پہنچ کر حضرت کو اپنے حال دل سے بذریعہ خط آگاہ فرمایا۔ حضرت نے حکیم صاحب کو کہنا کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کی طبی تعلیم جہاں تک ہو گئی ہے کافی ہے۔ انہیں خانقاہ پر بھیج دیجئے۔ پھر آپ خانقاہ سراجیہ پر آ گئے اور آئے بھی یوں کہ پھر ہمیشہ کیلئے یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ پندرہ برس تک

آپ نے حضرت سے روحانی فیض حاصل کیا اور اس عرصہ میں ہمیشہ سفر و حضر میں آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے، باطنی کمالات کو حاصل کرنے کے بعد مجاز طریقت ہو گئے۔

عطاءے خلافت | حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب نے اپنی حیات مبارک میں ہی آپ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا تھا۔ اور اپنے جامع وصیت نامہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ کو خانقاہ سراجیہ کی سند ارشاد پر مجودہ افراد ہونے کی اعجازت مرحمت فرمانے کے علاوہ خانقاہ شریف کی جملہ املاک کے حقوق وراثت بھی آپ کو عطا فرما دیئے تھے۔

ادلے فرض منصبی | جو منصب عالیہ آپ کو اپنے پیرو مشد نے عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسے ایک اہم فرضیہ سمجھ کر پورا کیا۔ اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کے انتشار سے فارغ رکھ کر طالبان حق کی راہنمائی فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو توجہ عنایت کی بے پناہ قوت عنایت فرمائی تھی۔ آپ کی ایک معمولی سی نظر طالب حق کے قلب و دوح کو کیف و سرور سے معمور کر دیتی تھی۔ جو مسند عالیہ آپ کو عطا ہوئی تھی۔ آپ نے اس کی اپنی اور اپنے اہل و عیال کی آسائشوں کیلئے استعمال نہ کیا۔ اپنے پیرو مشد کے آستانہ مبارک کی عزت و حرمت کو مقدم سمجھا اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بنائے رکھا۔ خانقاہ شریف کے کتب خانہ سعیدیہ میں توسیع فرمائی حج پر تشریف لے گئے۔ قومینہ منورہ سے نادر کتابیں خرید کر ہمراہ لائے۔ خانقاہ شریف کے مدرسہ تعلیم القرآن کی کارکردگی کو بہتر بنایا۔ علاوہ ازیں خانقاہ سراجیہ سے متوسل تمام حضرات کی راہنمائی فرمانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ چھوڑا۔

آپ کو حضرت سے بے پناہ محبت تھی، جب ان کی یاد آتی تو ہجر سے بیقرار ہو کر یہ شعر پڑھتے پڑھتے دھن گتے۔

بازگو از نجد و از یاران نجد تا در دیوار را آدمی بوجہ

مرے بابل جہوں دی جاٹیاں میں

خدا جانے ترے رٹ لائیاں میں

ختم نبوت سے لگاؤ | آپ کو ختم نبوت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ منکرین ختم نبوت اور اس عقیدہ میں من گھڑت تاویلات کرنے والوں کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن خیال فرماتے تھے، جب ۱۹۵۳ء میں ارباب اقتدار نے داعیان ختم نبوت کو جان سے مار دینے کا حکم دیا تو آپ نے داعیان ختم نبوت کو حکمت عملی سے اپنے پاس بلایا اور محفوظ و مخفی مقام